# حصہ اول

# کتاب تہذیب الاخلاق

## درباب تہذیب اخلاق

جو

دراصل منتخب تصنیفات مصنفان انگریزی تھا جسکو
نثار علی بیگ میر منشی سررشتہ صاحب ڈائرکٹر آف پبلک
انسٹرکشن ممالک مغربی نے اردو مین ترجمہ کیا اور ترجمہ مذکور
بتصحیح و اعانت
جناب ایم کیمسن صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی
سنہ ۱۸۶۲ء مین

مطبع نورالانوار کے طبع ہوا
آگرہ

طبع اول ———— ۵۰۰ جلد

# فہرست تہذیب الاخلاق حصہ اول


| مطالب | صفحہ |
|---|---|
| دیباچہ ... ... ... ... ... ... ... ... | ۱ |
| نمبر ۱ خودگذرانی ... ... ... ... ... | ۳ |
| نمبر ۲ پیشہ اختیار کرنا ... ... ... ... | ۶ |
| نمبر ۳ دلدہی ... ... ... ... ... ... | ۸ |
| نمبر ۴ تعارف یا جان پہچان ... ... ... | ۱۰ |
| نمبر ۵ دیانت داری ... ... ... ... | ۱۴ |
| مثال اول دیانت داری ... ... ... ... | ۱۹ |
| مثال دوم دیانت داری ... ... ... ... | ۲۱ |
| نمبر ۶ دولت کا صرف کرنا ... ... ... | ۲۳ |
| نمبر ۷ درباب حفظ اوقات و ترقی ذات خود | ۲۴ |
| نمبر ۸ جانوروں پر ترحم کرنا ... ... ... | ۲۶ |
| نمبر ۹ درباب سلوک بارشتہ داران ... ... | ۲۸ |
| نمبر ۱۰ محنت ... ... ... ... ... ... | ۳۰ |
| مثال ۳ قصہ ایک کسان اور اوسکے لڑکوں کا ... | ۳۳ |
| مثال ۴ تذکرہ حالات بنجمن فرنکلن ... ... ... | ۳۴ |
| نمبر ۱۱ اپنا کام آپ کرنے اور خودگذر کرنیکے بیان مین | ۴۱ |
| مثال ۵ درباب اپنا کام آپ کرنے کے ... ... ... | ۴۳ |
| مثال ۶ درباب اپنا کام آپ کرنے کے ... ... ... | ۴۴ |
| نمبر ۱۲ اوسان ... ... ... ... ... ... | ۴۵ |

# دیباچہ



یہہ جو لوگ بیان کرتے ہین کہ بعض اوقات خوشی اور رنج ایسے اسباب سے پیدا ہوتے ہین کہ جو انسان کے حیطۂ اقتدار سے باہر ہین — سچ ہے — لیکن ہم کہتے ہین کہ علی العموم جملہ اشخاص کی آسایش اونھون کی ہی سعی اور حسن تجویز اور نیک وضعی پر موقوف ہے — غرض تالیف اس کتاب سے یہہ ہے کہ نوجوانون کو بخوبی روشن ہو جاے کہ آسایش اکثر خود اونہین کے نیک چال چلن کا ثمرہ ہے — اور ایسی نصیحت دیجاے کہ وے اپنے ترقی حال ایسی صورت سے کرین کہ گوشۂ قناعت اور فراغت جو ہر ایک شخص کو مرغوب الطبع بلکہ کم و بیش ممکن الحصول ہے ہاتھ سے نہ جاتا رہے — اس امر پہ سب لوگون کا

اتفاق ہو چکا ہے کہ خوش اخلاقی ہی اصل اصول حقیقی
خوشی کی ہے لیکن افسوس کہ اونھین یہہ بات یاد نہین
رہی — پھر اب دریافت کرنا چاہیئے کہ یہہ خوش اخلاقی
کیونکر حاصل ہوتی ہے — واضح ہو کہ یہہ صرف تہذیب
اخلاق اور عادات سے آتی ہے — تعلیم سے یہہ بڑا فایدہ
معلوم ہوا کہ وہ عادات متعلّم کو مرتبہ استحکام پر پہنچا
دیتی ہے — یعنی جوانون کو ہدایت کرتی ہے کہ تمام اپنے
کاروبار مین دیانت دار اور راست باز اور صاف طینت
ہو جاوین — اور اس وضع سے دیانت داری اختیار
کرین کہ معتمد جناب الہی ہو جاوین — مثلاً جو کوئی آدمی
ہمیشہ سچ بولتا ہے تو ہر ایک آدمی اوسکی بات کو مان
لیتا ہے اور مطلق اوسمین شک نہین کرتا — اور اسیطرح
جو کوئی آدمیون کے ساتھ موقع پر ترحم کیا کرتا ہے
اور فتنہ انگیزی اور کینہ کشی نہین کرتا تو اوسکے ہمسایے
اوسے سلیم المزاج حلیم الطبع اور نیک اندیش جانا
کرتے ہین فقط

# نمبر ۱

## خود گذرانی

اے لڑکو جتنا کہ تمکو تجربہ ہو چکا ہے اوس سے یہہ بات بآسانی تحقیق معلوم ہو جاویگی کہ کوئی شئے خواہ ضرورت کی ہو یا عیش و راحت کی بغیر محنت کیئے میسّر نہین آتی ہے ـ گو تم ابھی نوجوان ہو لیکن یہہ بات تو معلوم ہو گئی ہوگی کہ تمھارے والدین بھی بغیر محنت کیئے دولت نہین کماتے ہین جس سے ضرورت کی چیز و بست خریدی جاتی ہین دیکھو طفولیت سے تمھارے باپ نے تمکو روٹی کھلائی کپڑا پہنایا اپنے حتی المقدور تمکو تعلیم کرایا اور اپنی توجہ دلی نہایت تمھارے حال پر مبذول رکھی ـــ تاکہ تم اپنے کاروبار مین لیاقت پیدا کرو ـــ تمکو بلحاظ اسکے کہ تمھارے باپ کی طرف سے اس مقدمہ مین تکلیف اور خرچ بہت ہو چکا ہے اوس سے اور چشمداشت رکھنا نامناسب ہے بجز اسکے کہ وہ تمھارے حق مین اچھی صلاح اور نصیحت بتادے ـــ جب تم فضل الٰہی سے اس لایق ہو گئے کہ اگر

تمھارے والدین تمھاری خبرگیری نکرین تو تم بطور خود اپنی
گذر کر لو — تو یہہ امر تمکو ناگوار متصور نہووے کہ تم پر فرض
ہے کہ اپنی گذر اوقات کے لیئے کچھہ فکر کرو کیا تعجب ہے کہ
جیسا ساری جاندار مخلوقات کا حال ہے ویسا ہی تمھارا بھی
حال ہوتا اور بموجب ضوابط خلقی طبایع کے یہہ دستور
عام ہے کہ سب زمانہ کے جانورون کے بچون کو جب کچھہ
طاقت اونمین چلنے پھرنے کی آجاتی ہے اپنی مان باپ کے
ساتھہ رہنیکی ممانعت ہوجاتی — اسی صورت سے
باتفاق خصائل انسان کے وہی طریقہ اور وہی دستور جنس
ذوی العقول مین بھی برتنا چاہیئے کہ وہ بھی اپنے لڑکون کو
زمانہ کے نشیب و فراز سے واقف ہونے اور جہاندیدہ ہونے
کے لیئے گھر سے بھیجدیا کرین اور اسیطرح لڑکون کو بھی
چاہیئے کہ اپنی ذاتی لیاقت سے اپنے پیٹ بھرنے کی فکر کرین —
برخلاف اسکے جو جو سوانح کہ ہماری آنکھون کے سامنے
پیش ہوتے ہین اونسے مفہوم ہوتا ہے کہ انسان کو اس
ہدایت اخلاق آموز کی طرف جو منجانب اللہ ہماری راہ نمائی
کے لیئے ظاہر ہوئی ہے نہایت کم توجہ ہے — اسنے لڑکو

تم پر اس سن مین لازم ہے کہ اپنی ساری ہمت مصروف
انصرام مین اس عزم کی رکھو کہ ہم بے اعانت غیری اپنی آپ
گذر کرین — جب تم کو خدا تعالی نے قوت مدرکہ عنایت
فرمائی ہاتھ پاؤن جسم محنت کش لطف فرمایا پھر کسلیئے اپنے
گذارہ کے لیئے اوروںکا سہارا تکتے ہو — صاحب زادو
یہہ مت سمجھنا کہ ہماری یہہ نیت ہے کہ تمکو بے یارو یاور
تنہا چھوڑ دین کس لیئے کہ اس تمھارے چھوڑ دینے سے ہمکو احتمال
ہے کہ تمھارے اخلاق مین نقصان آجاویگا اور تمکو تکلیف
اوٹھانی پڑیگی — غرض خلاصہ یہہ ہے کہ تم اپنا دھیان
کسی حرفہ یا پیشہ مین لگاؤ اور جس حرفہ یا پیشہ کو سیکھنا
چاہو اوسکی طرف بڑی چالاکی اور چستی سے متوجہ ہو —
یہہ سچ ہے کہ تم پہلے پہل یا چند عرصہ تک اوایل مین اس
لایق نہوگے کہ اپنی گذر آپ کر سکو — لیکن خوب جان لو
کہ تمھارے لیئے یہہ راہ بہرہ مندی کی ہے — ہر شخص کو
ایک سرور معلوم ہوتا اگر اوسے یہہ دریافت ہوتا کہ
جس دولت کو کہ وہ اوٹھاتا ہے وہ اوسکے ہاتھ کی
محنت سے پیدا ہوئی ہے ✢

یهه هميشه کي کهاوت هے که اپني محنت کا ایک
روپيه دوستون کے بیس روپيون کي برابر هوتا هے
اور جو روپيه مفت ملتا هے اوسے آدمي ناچیز جانتے هين
ليکن جو روپيه که محنت کي عوض ملتا هے اوسکي قدر خوب
معلوم هوتي هے ❊

---

## نمبر ۲

### پیشه اختیار کرنا

یهه بات کچهه دشوار نهين معلوم هوتي هے که نوجوانونکو
مکتب چهوڑنے کے بعد کونسا حرفه اور کونسا پیشه سکهانا
چاهیئے — کیونکه حرفه یا پیشه سیکهنے سے پهلے یهه بات
اونکو حاصل کرني لازم هے که وه کاربار مين عادي
محنت کشي کے هوجاوین اور غرض کي اشنائي سے محترز
رهين — کس لیئے که اگر امتحاناً وه خوگر ان امورکے هوگئے
تو اور فوائد جو متعلق اوسکے هين ازخود حاصل هوجاوینگے —
خوب سمجهه لوکه دولت اور نام آوري صرف محنت اور

دیانت داری کی ہی بدولت دستیاب ہوتی ہے اور
ہزارون اقسام کے پیشون مین ان دونون کا استعمال
ممکن الوقوع ہے — بتائید مذکور اول یہہ تحقیق ہے کہ
بعض بعض لڑکے خاص خاص کامون مین ذہانت رکھتے
ہین — چنانچہ ایک کا ذہن فن جرّثقیل مین رسا ہوتا ہے
دوسرے کو فن تجارت کی رغبت ہوتی ہے — تیسرے کو
شوق تحصیل علوم کا ہوتا ہے +

یہہ میلان جبلی خاص خاص فنون کا اور اسیطرح
کے اور اور شوق تمکو اور تمھارے والدین کو پیشہ اختیار
کرنے کے لیئے مجبور کرینگے — غرض تالیف اس کتاب
سے بجز اسکے اور کچھہ نہین ہے کہ تمھارے غور و تامل
کے لیئے چند اشارے قلم بند کردیئے جاوین +

تمکو لازم ہے کہ اول تم اپنے تئین ایسے کام مین
لگاؤ جسکا استعمال اور انتفاع وسعت پذیر اور دیرپا ہو
اور اون پیشون سے محترز رہو جو باعث تمھارے پابندی
ایک جگہہ یا ایک ملک کے ہون — اوس پیشہ کو اچھا
جاننا کہ جو ہر جگہہ جہان اتفاق سے پہنچو باعث تمھاری

قوت بسری کا ہو — اور اگر ایسا پیشہ اختیار کروگے کہ جسکی سب آدمیون کو ضرورت ہے تو کبھی خطا نہ پاؤگے کیونکہ جتنے مفید پیشے ہین اونکو روزبروز ترقی ہے اور جو خلاف اسکے ہین اونکو تنزل ہے *

---

## نمبر ۳

### دلدہی

ہم تصور کرتے ہین کہ انجام کو تم چودہ یا پندرہ برس کی عمر مین کسی پیشے مین لگ گئے — اور تم عین بحران شباب مین مبتلا ہو — اگرچہ تم آج کل نوکر ہو لیکن نوکری کرنے سے یہہ نتیجہ حاصل ہو کہ آیندہ کو تم مین لیاقت مالک ہونے کی آجاوے — ایام ابتدائی مین شاید تمکو ایسے ایسے کام کرنے پڑین جو ناگوار طبیعت ہون یا تمھارے نزدیک حقیر یا ناپسند خاطر ہون — لیکن تو بھی تمکو مناسب ہے کہ اونکی بجاآوری مین اپنی تندہی اور بشاشت ظاہر کیا کرو — اسطرح سے کہ

جس کام کے لیئے تمکو حکم ہوا کرے اوسکی تعمیل مین
تمھاری رضامندی ظاہر ہوا کرے ۔ کس لیئے کہ مالک کو
جسقدر کام مین دلدہی بعد از دیانت داری اور مستعدی
پسند خاطر ہے اتنی اور کوئی شئے مرغوب طبع نہین ہے ۔
اور یہہ بھی جانتے رہو کہ اگر تمھارے کام مین تمھاری
بیدلی پائی جایگی تو لوگ تمکو بُرا جانینگے اور جو تمھارے
کام مین دیانت داری اور وفاداری اور دلدہی ثابت
ہوگی تو تمھاری بہبودی مین ذرا شک نہین ہے اکثر لوگون
سے یہہ شکایتین سنی جاتی ہین کہ آدمیون کو روزگار
نہین ملتا سو یقین تھا کہ اِس مقدمہ مین اونکی شکایتین
حق بجانب ہوتین مگر اسمین شک نہین ہے ۔ کہ
نوکرون اور نائبون کو اچھے آقا ملنے تو آسان ہین لیکن
آقائون کو ایماندار نوکر یا نایب ملنے بہت ہی دشوار
ہین فقط

# نمبر ۴

## تعارف یا جان پہچان کرنا

ایک عمدہ لازمہ منجملہ لوازمات نوجوان کے یہہ ہے کہ وے جان پہچان یعنے تعارف پیدا کرنے مین سعی و تلاش کرین اسلیئے کہ اس دنیا مین جہان اکثر فرد بشر اپنے اپنے وسیلے گذراوقات کے رکھتے ہین لوگون کو یار باشی پیدا کرنا بہت مرغوب الطبع معلوم ہوتا ہے لیکن اونکو یہہ احتیاط رکھنی ضرور ہے کہ بعضے دوست تو ایسے معتبر ہوتے ہین کہ ہمارے ساتھہ تنذہی کرنے کو فوراً ضرورت کے وقت حاضر ہین اور بعضے یار ایسے ہمدم ہوتے ہین جو محض طرفین کی تفریح طبع کے لیئے خواہ مخواہ ہماری صحبت مین رہنا چاہتے ہین — مثل مشہور ہے — کہ بہت دوست تھوڑے آشنا مطلب اسکا یہہ ہے کہ جوانون کو لازم ہے کہ اپنے بہت دوست پیدا کرین اور تھوڑے آشنا — یہہ کچھہ کچھہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کی ناتوانی مین رفیقون کی اعانت اور امداد کام آتی ہے — چنانچہ

ایک آدمي جب اپنے دوست کے ساتھہ ہوتا ھے اپنے
اقوال اور افعال مین زیادہ جرأت اور جسارت دکھاتا ھے
— لیکن یہہ خوش نصیبي اون پختہ مزاج آدمیونکي ھے
کہ جو اچھي طرح اور بہادري سے خود ہي دوستون کي
غیبت مین کام کرتے ہین — اور یہہ ہي عزم ہر ایک
آدمي کا ہونا چاھیئے — نوجوانون کو اس حقیقت حال سے
بھي مطلع ہو جانا شرط ھے — کہ اکثر کار نمایان جو صاحب
کمال لوگون سے اپني قوم کي بہبودي کے لیئے ظہور مین
آئے ہین بلا امداد غیري صرف اونھون کے ہي ذات
خاص سے انجام ہوئے ہین — چنانچہ قطب نما اور
جدید علم ہیئت کوپرنکس اور لوکارتم اور قواعد ٹیکا لگانے
سیتلا کے موجد ھر ایک کا انہین سے ایک ہي ایک
شخص تھا — ادنی درجہ کي مثال یہہ ھے — یہہ معلوم
ہو چکا ھے کہ جو کوئي آدمي مرتبہ ذلیل زمانے سے درجہ
کمال دولت و عزت کو پہنچا ھے سو اپني خود محنت اور
تدبیر سے اوسنے یہہ دولت حاصل کي ھے — اور جو
دریافت کرو کہ وہ کس طرح اس درجہ اعلی کو پہنچا تو

ظاہر ہوجاویگا کہ اوسنے صحبت اپنے یار آشناؤن سے کنارہ کیا اور رفاقت اعلی مرتبہ کے دوستونکی اختیار کی۔ اور یہہ بھی واضح ہوجاویگا کہ اگر اون آدمیون سے جنسے اتفاق ملاقات ہوتا تھا اپنے معاملات مین وہ مصلحت لیا کرتا تو بہر کیف اوسی حالت لایعنی اور گمنامی مین جو پہلے اوسکی تھی یقیناً پڑا رہتا۔ یہہ تحقیق ہے کہ جب آدمی خلوت گزین ہوتا ہے تب کسی امر کے سوچنے مین خوب مصروف ہوتا ہے اسیطرح جب کسی کام مین کوئی شخص اپنی ہی کامل قوت متخیلہ صرف کرتا ہے تب وہ کام بخوبی انصرام پاتا ہے ــ یہہ کم بختی اون نوجوانون کی ہے کہ جو قبل اسکے کہ اچھی طرح سے لوازمات زندگی اور کاروبار مین مصروف ہون آسایش دل اور تفریح طبع کے لیئے یارون کی صحبت مین پھنس جاتے ہین جنکی صحبت سے لاکلام دل بہلا کرتا ہے ــ علاوہ اسکے نوجوانون کے کچے دل تنہا رہنا پسند نہین کرتے اور صحبت مین یارون کی رہنا چاہتے ہین اسلیئے وہ اوقات کہ جن مین مناسب ہے کہ تحصیل ایسی واقفیت عامہ کی بہم پہنچائین

کہ جو آیندہ کام آوے کیا کیجئے کہ یہہ واقفیت عامہ صرف زمانہ فرصت نوجوانی مین ہی آتی ہے مگر افسوس کہ یہہ زمانہ نوجوانی بیشتر نہایت ناکارہ کامون مین یا ربا شی کے برباد جایا کرتا ہے ❊

کیونکہ وہ آشنا نہ تحصیل علم مین ہمارے رفیق ہوتے ہین اور نہ کسی کام مین ہمارے ممد و معاون ہوتے ہین لیکن اکثر بلکہ بالکلیہ صرف سرور اور تفریح طبع کے لیئے ہمارے ساتھہ ہوا کرتی ہین — اکثر لوگون مین یہہ اخلاق سہل الحصول بہت مروج ہے جسکے معنی یہہ ہین کہ جو اور آدمی کرین وہی یہہ بھی کرین — گویا کہ اس سے اعلی طریقہ کا اخلاق نہ خدا ے تعالی نے آج تک آسمان سے زمین پر نازل فرمایا اور نہ کسی حکیم لقمان اور فلاطون نے بنایا یہہ اخلاق نوجوانون مین اوسوقت بالاستحکام تمام نمایان ہوتے ہین جب وے اپنے ہم عصرون سے ربط رکھتے ہین نوجوان جون جون یہہ اخلاق ذمیمہ ذریعے تنزل اور انحطاط تمہارے ہوتے ہین اوسیقدر تمکو جلد ہدایت راہ ضلالت کرتے ہین غالباً تمکو معلوم ہو جائیگا

کہ جو کوئی اپنی اوقات بہرہ مندی سے بسر کرنا چاہتا ہے تو اوسے واجب ہے کہ ان امور سے محترز رہے اور علی ہذا القیاس جس آدمی کو یہہ مرکوز خاطر ہو کہ مرتبہ اعلی پر پہنچون اور اپنے ہم عصرون سے گوے سبقت لیجاؤن اور لوگون مین نیک نامی حاصل کرون اوسیقدر یار آشناؤن کی صحبت سے کنارہ کش رہنا واجب ہوگا — الغرض یہہ بھی اے نوجوانو تم پر واجب ہے کہ اپنے تئین کاہلی اور تفریح بے سود سے مجتنب رکھو بقول شاعر ؎ حظوظ نفس سے اے دوستو حذر کرنا ٭ اور اپنی زیست کو محنت مین تم بسر کرنا ٭

---

## نمبر ۵

### دیانت داری

دیانت داری ایک اور عمدہ اصول تمھاری ہدایت کا ہے اسلیئے تمکو لازم ہے کہ تم کمال ذوق سے دیانت داری مین یکتا ہو جاؤ — اور تم پر یہہ بھی واجب ہے

کہ اپنے آقا کی وقت فرصت اور مال کو ضایع نکرو — اور اون افعال سے جن مین فریب یا افترا ہوا پنے تئین مجتنب رکھو — تم اسے خوب جان لو کہ چوری کے سوائے بد دیانتی اور بہت سے کامون مین بھی ہو سکتی ہے — جیسے کوئی کسی شخص کا مال گو بطور زبردستی چوری سے یا رہزنی سے نہ لے بلکہ دھوکا دیکر یا جھوٹھہ بول کر یا دغابازی کرکے لے لے تو بھی اسے بیدیانتی کہینگے اسلیئے جھوٹھہ مین یا دھوکے دہی مین اور چوری مین کچھہ تفاوت نہین ہے اور سبھون کا گناہ برابر ہے — افسوس تمکو اکثر ایسے آدمیون سے اتفاق ملاقات ہوگا جو جھوٹھہ بولنے کو یا فریب کرنے کو کچھہ بڑا نہین جانتے — چنانچہ روز ایسے اشخاص کی نسبت جو بظاہر بھلے آدمی معلوم ہوتے ہین اور اچھے گھرون مین رہتے ہین عمدہ عمدہ دوکانین رکھتے ہین یہہ سننے مین آتا ہے کہ وے اپنے دوستون سے نوکرون سے گاہکون سے انتفاع حاصل کرنے مین ہزارون ذلیل حیلے کرکے دیدہ و دانستہ جھوٹھہ بولا کرتے ہین — سوچو کہ کسقدر بڑھکر یہہ

عیب کی بات ہے — مانا کہ ایسے مجرم گو بارہا صاحب مجسٹریٹ
کے ہان سے سزا پانے سے بچ جاتے ہین حالانکہ اونھون کے
مجرم گناہ کبیرہ ہونے مین کچھہ شک نہین ہے لیکن خود اونھوںکا
دل کبھی نہ کبھی ضرور اونکی اس بدافعالی پر نشتر ملامت
لگاویگا — دیکھو حرمت اور دیانت کے جلدو مین جنھین
حسن وجمال زندگی کہتے ہین گو کوئی خاص اجر نہین ملتا لیکن
ایک عجیب سرور خاطر بذاتہ اونسے پیدا ہوتا ہے — اور
علی ہذا طریقہ عصیان سراسر پر تکلیف ہے — اسی وجہ
سے زندگانی اوس پرہیزگار کی جو خواہش نفسانی کو اپنی
عالی ہمتی سے روکتا ہے گو مصیبت مین ہو مگر لطف سے
گذرا کرتی ہے — جو آدمی عادتاً حسب داب اخلاق
اور احکام الہی اپنے کام کیا کرتا ہے اوسے ایک سرور
آسودگی ملتا ہے اور سبکدوشی حاصل ہوتی ہے کیونکہ
جانتا ہے کہ مین اپنے فرایض ادا کر چکا اور نہ کوئی میرے
تئین برے کام کی تہمت لگاتا ہے اور نہ کوئی میرا مدعی
ہے — اور جانتا رہتا ہے کہ میرا دل خیالات دل خراش
سے خالی ہے کہ جنسے احتمال تکلیف ہو اور جو باعث انسداد

راہ کوشش حصول مسرت ہون ــ فی الحقیقت ان خیالات فرحت افزا سے ایک حظ اوٹھاکرتا ہے جو روپئے پیسے کے لطف سے بڑھکر ہے ــ بہرحال جن نوجوانون کو یہہ تمنا ہو کہ ذی اعتباری اور خوشی سے زندگی بسر کرین اونھین لازم ہے کہ اپنے کاروبار مین پکی دیانت داری اختیار کرین ــ سنو صاحب دیانت داری کی یہہ ہی غرض نہین ہے کہ اون افعال سے اجتناب کرو جنکے کھل جانے پر آدمی کو قید ہو جاتی ہے ــ بلکہ ہمارے نزدیک عمدہ غرض دیانت داری یہہ ہے کہ انسان جھوٹے سے جھوٹے اور پوشیدہ سے پوشیدہ دھوکا دینے سے یا ایسے فعل سے کہ جسمین فایدہ ناجایز ملتا ہو محترز رہے ــ الحاصل دیانت داری فی الاصل بنیاد تمام اچھے اوصاف کی ہے ــ جس نوجوان کی طرف ایک حساب مین غلطی سے ایک روپیہ یا ایک آنہ چلاجاوے اور معاً غلطی کے معلوم ہوتے ہی اوسے پھیر دے ــ یا جس نوجوان کو کہ جب اوسکے رفیق اوسے تحریک کرین کہ تو تھوڑی سی بالائی یافت کو لے لیا کر ــ جسکے لینے کی اوسے اجازت نہین ہے ــ یقیناً انکار کلی کرکے کہے کہ

ہین ذرا سا بھی مال اپنے مالک یا والدین کا بلا اجازت
اونکی نہین چھوڑینگا — ایسے نوجوانون کو اعتبار اور
خوشی کا حاصل ہونا کچھہ مشکل نہین ہے — اور برخلاف
اسکے جو آدمی بد روئیہ ہو کہ جو اوسکے سامنے کوئی چیز ناراستہ
ناروا آجاوے اوٹھا لیوے اور غیر لوگون کی ذرا ذراسی
چیزون کو باین خیال کہ کوئی مجھے نہ پکڑ لیگا لے لیوے —
وہ آدمی اپنی ہلاکت اور بربادی کے پیچھے پڑا ہے — اس
داستان سے جو نیچے لکھی ہے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ نیکی
دیانت داری سے سب لوگ اوسکی تعریف کرتے ہین
اور بہرہ مندی اوسکے شامل حال رہتی ہے ۰

# مثال نمبر ا دیانت داری

## مختصر حال ایک غریب اور دیانت دار لڑکے کا

ایک غریب آدمی جسکا بڑا کنبہ تھا اور عسرت سے اپنی بسر اوقات کیا کرتا تھا اتفاقاً اوسکا ایک لڑکا کسی ایک دولتمند زمیندار کے یہان اضلاع ممالک مغربی مین نوکر ہوگیا۔ چنانچہ زمیندار مذکور نے ایک دن اوس لڑکے کو بجلد وسے اوسکی خوش چلنی کے اپنی مرزئی جو ایک مدت سے اوتار رکھی تھی بطور انعام کے عنایت کی۔ اور اوس لڑکے نے بھی مرزئی کو لیکر صندوق مین ہوشیاری سے بند کرکے رکھ چھوڑا۔ اتفاقاً دو برس کے بعد جب وہ لڑکا اچھا بڑا ہوا اوسنے اوس مرزئی کو نکالا تو کیا دیکھا کہ دس اشرفیان اوسکے استر کی تہ مین سی ہوئی رکھی ہین جنکو اوس زمیندار نے کسی غرض کے لیئے چھپا کر سلوا رکھا تھا۔ تب فی الفور بلا توقف ساعتے وہ غریب معہ اپنے لڑکے کے اشرفیان لیکر خدمت مین اوس زمیندار کی پہنچا اور سارا ماجرا اونکے ملنے کا بیان کیا۔ زمیندار بدرجہ نہایت اونکی دیانت داری سے خوش ہوا اور چونکہ وہ خود بھی متدین

تھا اسلیئے اوسنے اپنے دو بیٹون سے صلاح کرکے یہہ تجویز
کی کہ اس لڑکے کو اور اوسکے باپ کو انعام دینا چاہیئے —
اور اسی غرض کے لیئے اونکو بلوایا اور کہاکہ مین تمھاری
اس دیانت داری سے جو تمسے ظہور مین آئی نہایت خوش
ہوا — اور شیخ سعدی علیہ الرحمتہ اپنی کتاب گلستان کے
باب ہفتم کی حکایت ۱۹ مین کہ توانگران دخل مساکینان اند
خود فرماتے ہین یعنے امرا غربا کے خزانچی ہین اگر یہہ اسمین
اور ہستزاد ہوتا کہ توانگران دخل مساکینان و دیانت داران اند
کہ امرا غربا اور دیانت دارون کے خزانچی ہین تو کیا خوب
ہوتا — کہ باتباع جس قاعدہ کے تمکو ایکہزار روپیہ بطور
انعام کے دیتا ہون — اور اسے لڑکے تجھکو مین نے اپنے
تمام علاقہ کا کارندہ مقرر کیا باین سبب کہ مجھے تجھپر بوجہ
اسکے کہ تونے اپنی ذاتی دیانت داری کا مجھے جوہر دکھایا
اعتماد کلی حاصل ہوگیا *

## مثال نمبر ۲ دیانت داری کی

ایک روز ایک لڑکے کو جسکی عمر تخمیناً ۱۲ سال کی
ہوگی اوسکے باپ نے صراف کی دوکان پر ایک روپیہ دیکہ

خُردہ کرانے کو بھیجا — جس وقت اوسنے خُردہ لیا تھا
اندھیرا ہوگیا تھا — اور اوسوقت پیسون کو بھی اوسنے
اچھی طرح دیکھا بھالا نہ تھا — جب لڑکا گھر پہنچا تو کیا دیکھتا
ہے کہ صراف نے بھول کر ایک اٹھنّی بجاے ڈبل پیسے
کے پیسون مین دیدی ہے — علی الصباح دوسرے دن
لڑکا صراف کی دوکان پر گیا اور کہنے لگا کہ آپ نے مجھے
کل شام کو روپیہ کا میرے ٹھیک خُردہ نہین دیا —
صراف بلا انتظار اس بات کے سننے کے کہ لڑکا کیا کہتا
ہے لاکلام بول کر کہنے لگا — کیون جھوٹ بولتا ہے —
تو کل کی رات کچھہ مال چُرا لیگیا ہے — اور اب کہنے آیا ہے
کہ مجھے پورا خُردہ نہین ملا — اتفاقاً کوئی بھلا آدمی اوس
راہ سے چلا جاتا تھا یہہ گفتگو سُنکر صراف سے کہنے لگا کہ
کس لیئے آپ لڑکے کو بغیر اوسکی بات سُنے جھوٹ بولنے کی
تہمت لگاتے ہو تب وہ مرد اشراف لڑکے سے پوچھنے
لگا کہ خُردہ کی بابت لڑکے تو کیا کہتا ہے — تب لڑکا
بولا کہ صاحب صراف نے غلطی سے مجھے خُردہ مین زیادہ
دام دیدیئے ہین اور مین اونکے واپس کرنے کو آیا ہون —

تب وہ بھلا آدمي صراف سے کہنے لگا کہ تمنے بڑي غلطي کي اور
اظہار اپني بيوقوفي کا کيا — يہہ لڑکا بڑا ديانت دار ہے
اور بجاے الزام قابل انعام ہے — صراف بولا کہ مجھے اپني
اس عجلت پر کمال افسوس ہے اور اب مين اوسکا اسطرح پر
عوض کرونگا کہ لڑکے سے کہتا ہون کہ ميري دوکان سے جسقدر
جو چيز چاہے بطور انعام کے ليجاوے — تب وہ بھلا آدمي
بولا کہ مين اس لڑکے کو جب کچھہ اور بڑا ہوجاويگا ضرور
اپنے دفتر مين ايک نوکري دونگا — کيونکہ ميرے دفتر مين
بہت سے محرر اور منشي چالاک اور ہوشيار ہين ليکن
ديانت دار اونمين بہت جزوي ہين — اور ميرے نزديک
ديانت داري ہزار درجہ دنيا مين چالاکي سے بہتر ہے —
اور يہہ قول ايک شاعر کا سچ ہے — کہ ديانت دار
آدمي عمدہ ترين مخلوق خدا ہين ॥

# نمبر ۶

## دولت کا صرف کرنا

کفایت شعاري اور نفس کشي کي طرف غور کرو جو روپیہ بچ سکے چاہیئے کہ اوسکو ایک مہاجن کے پاس یا اور کسیطرح سے امانت رکھتے جاؤ جب وہ اسقدر بڑہ جاوے کہ جو واسطے صرف ایک مفید کام کے کافي ہوجاے ـ مگر دریافت کرنا اس بات کا بعید از قیاس ہے کہ کتنے روپئے آنہ پائي کرکے جوان بیفایدہ خرچ ہین اوڑا دالتے ہین ـ لیکن في الحقیقت اونکے ہاتھہ سے اس چھوٹي سي راہ مین بڑي بڑي رقمونسے زیادہ بڑھکر اوٹھہ گیا ہے ـ اور بارہا اس طریقہ سے اوٹھاہے کہ جس سے کچھہ فایدہ حاصل نہو ـ تمام غریب آدمیونکو یہہ بات بڑي قابل یاد کرنیکے ہے ـ کہ اگر اپني ساري کمائي کو اوٹھا ڈالین اور کچھہ رکھتے نجاوین تو دشوار ہے کہ اونکي حالت موجودہ سے کبھي اچھي حالت ہوجاوے گو اتفاقات اونکي بہبودي کے درپیش ہون لیکن بحالت ناداري اونکو ان اتفاقات سے کچھہ فایدہ نہوگا ـ بلکہ ممکن ہے کہ ایسا اتفاق ہو کہ جب کسي عہدہ کي وہ درخواست کرنا چاہتے ہون تو بوجہ فضول خرچي کے روپیہ اون پاس موجود نہو جس سے خرچ سفر کیا جاوے یا کوئي پوشاک ضروري بنوائي جاوے ❊

## نمبر ۷

### درباب حفظ اوقات و ترقی ذات خود

جیسی روپیہ کے صرف کرنے مین کفایت شعاری قابل تعریف ہے اوسیطرح وقت کے صرف کرنے مین اوسکا لحاظ رکھو — کیونکہ وقت ہی دراصل مال اور دولت ہے — اور یہہ بات قابل غور ہے کہ اکثر نوجوان آدمی اپنی فرصت اور وقت بیکاری کو رایگان نہین کرتے بلکہ برباد کیا کرتے ہین چنانچہ اکثر وے لوگ ہرزہ گوئی اور بیکاری بلکہ محض مجہولی اور کاہلی مین دن گنواتے ہین — علاوہ اسکے بازار مین سیر و گشت لگانا یا بیٹھے ہوئے مکھیان مارا کرنا کیا بھلا ہے — اگر بجاے اسطرح کی بسر اوقات کے نوجوان اپنے وقت فرصت کو ورزش یا تحصیل علم مین صرف کرتے تو کیا خوب ہوتا اور جو آدمی اِس عمل پر اپنی خوش طالعی سے کاربند ہوتے تو اونہین کیا کیا نعم البدل ملتے — غرض یہہ ہے کہ فرصت کے وقت بیکار بیٹھنا کمال جہالت ہے — سورخون کا اسپر اتفاق ہے

کہ جو جو بادشاہ دنیا مین ممتاز ہوئے وہ سب اپنی اوقات فرصت کو تحصیل علم مین بسر کرتے تھے اور اسی وجہ سے سلیمان ابن داؤدؑ اور الفرڈ بادشاہ انگلستان اور شارلمین بادشاہ فرانس وجرمنی اور ہارون رشید خلیفہ بغداد اور اکبر بادشاہ ہندوستان نامی گرامی ہو گئے — درباب سلسلہ ترقی از خود کرنے کے غور کرنا چاہیئے کہ ہر ایک اہلکار پر لازم ہے کہ کمال محنت اور جانفشانی سے اپنے کام متعلقہ کو انجام دیوے — اس بات سے تم بخوبی واقف ہو کہ جو شخص حتے الامکان اپنے کام متعلقہ مین کوشش اور محنت کرتا ہے وہ ضرور بڑی عزت اور شہرت حاصل کرتا ہے — جو کچھ تمکو سیکھنا ہو اوسے اچھی طرح سیکھنا اور درپیشی مشکلات سے مایوس نہونا اور نہ اپنی محنت کے نتایج سے حیران ہونا — چپ چاپ بلا اظہار شخص سرگرمی سے کام مین لگے رہو اور ہمیشہ مترصد اپنی ترقی ذات کے رہکر عادت محنت کشی حاصل کرو کہ جسّے آیندہ تمھاری نیکنامی کی بنیاد پایدار رہے — اغلب ہے کہ اگر تم اس طریقہ سہل العمل پر ہمت سے کوشش

سکیئے جاؤگے تو تم آرام طلب اور اوباشں اور پریشان مزاج آدمیون سے ضرور سبقت لیجاؤگے ٭

## نمبر ۸

## جانورون پر ترحم کرنا

دنیا مین بعض اشخاص جو جانورون پر بیرحمی کرتے ہین کچھ تعجب نہین ہے کہ وے اپنے ہم جنسون پر بھی بیرحمی کرنے لگین یا رفتہ رفتہ کسی روز حد تک بہت بڑھے فعل کے ہون — بیرحمی اور دست درازي کے وقت اتنا سوچنا چاہیئے کہ اگر کوئی ہمارا مالک اسیطرح ہمپر بھی ظلم و تعدي کرے تو کتنا ناگوار معلوم ہوگا — علاوہ اسکے جو کوئی اپنے آرام یا شوق کے لیئے بیل یا گھوڑا وغیرہ رکھے تو اوسے واجب ہے کہ اونکو اچھی طرح پالے اچھی طرح کھلاوے اچھے مکان مین اوسے رکھے — چنانچہ جنھون نے اخوان الصفا پڑھی ہے اونکو معلوم یہہ ہوگا کہ اگر حیوانات بول سکتے تو کیسی کیسی شکایتین آدمیون کی کرتے — بڑی شرم کی بات ہے کہ جب گھوڑا یا گدھا بسبب بڑھاپے یا تھک جانے کے یا بھوک سے ہلکے ہلکے چلے تو

اوسکو کڑے مارین — ہندوستان مین بعض بعض
جانورون پر مثل گدھون کے یا بیلون کے بڑی بڑی بیرحمی
ہوا کرتی ہے چنانچہ اکثر اونکے بدن چوٹون اور زخمون سے
گھایل اور مجروح ہو جاتے ہین — اسی لیئے ۱۸۶۱ء مین
ایک قانون درباب ممانعت اذیت جانوران جاری ہوا ہے
کہ جسکی رو سے کوئی جانورون پر بیرحمی نہین کر سکتا ہے
چھوٹے چھوٹے جانورون پر ترحم و مہربانی کرنا اصل اصول
مروت ہے — کیونکہ وے بیچارہ کم زور تھوڑے سے روز
جی کر زندگی کو جواب دیجاتے ہین — سوچو کہ ان جانورونپر
بیرحمی کرنا یا مار ڈالنا کیا ظلم ہے — اور جو ہندو لوگ
بعضے بعضے جانورون کو بہ پابندی اپنے مذہب کے یا اس وجہ
سے کہ انہین بعض آدمیون کی روح حسب اعتقاد اونھون کے
بعد موت منتقل ہو کر آجاتی ہے پرورش یا پرستش کرتے
ہین تو یہہ فعل اونکا داخل مروت اور مہربانی نہین ہے خلاصہ
یہہ ہے کہ جیسے نیک بادشاہ اپنے ملک کے رہنیوالونکے ساتھہ سلوک
فرمایا کرتے ہین اوسیطرح انسانونکو بھی جانورون کے ساتھہ بلطف و
مہربانی پیش آنا چاہیئے ❖

# نمبر ۹

## درباب سلوک بارشتہ داران

علی العموم اپنے سب رشتہ دارون کے ساتھہ اور بالتخصیص اپنے مان باپ اور بہن بھائیون کے ساتھہ ہمکو محبت اور اخلاص کرنا واجب ہے - کسلیئے کہ ہمارے مان باپ نے ہمکو کھلایا پہنایا اور ایسے وقت مین ہماری خبرگیری فرمائي کہ جب ہم بچے تھے اور محض لاچار تھے - اگر عنایت والدین ہمارے حال پر نہوتي تو ضرور تکلیف پاکر مرجاتے - اسلیئے یہہ حق بجانب ہے کہ ہم اونکے ممنون احسان ہون اور اونکے ساتھہ محبت کرین اور جسقدر ممکن ہو سلوک کرنے کو مستعد رہین - اور خصوصاً اونکے بجاآوري احکام اور تعمیل ارشاد مین بشرطیکہ وے احکام اور ارشاد معقول ہون اپني سعادت سمجھین - لڑکون کو اپنے بھائي بہنون کے ساتھہ ہمیشہ محبت کرني چاہیئے کیونکہ اونھون نے اونکے ساتھہ تعلیم پائي ساتھہ کھایا ساتھہ کھیلے مان باپ کي الفت فرمائي مین شریک رہے - اور جو لڑکے ایسا

کرینگے تو ثابت ہوجائیگا کہ یہ نیک طینت ہین اور ہردل
عزیز ہین — اور جو آپسمین جدا ہوجائینگے اور باہم فساد
کرینگے تو اونکے اطوار ناگوار طبع اور بد معلوم ہونگے اور
اچھے آدمي سب اونسے اجتناب کرینگے — اور جو بھائي
بہن آپسمین محبت اور اخلاص رکھتے ہین تو یہہ محبت
اونکي بوقت اونکي جوانی کے موجب افزائش خیر و عافیت
اونھون کے ہوگي — اسلیئے انھین لازم ہے کہ بزمانہ
خوردسالي آپسمین محبت کرین اور ایک دوسرے کے
خبرگیران رہین +

# نمبر ۱۰

## محنت

شکر و احسان اوس خداے عالم کا کہ جسنے انسان ضعیف البنیان کے واسطے زمین کو قابل پیداوار ایسی چیزون کے فرمایا کہ جنپر گذر اوقات اور آسایش اوسکی منحصر ہے ۔ لیکن کوئی چیز بقدر ہماری ضرورت کے بغیر محنت دستیاب نہین ہوسکتی ۔ مثلاً غلہ بونا اور کاٹنا دھات کا کھودنا اور اپنے اوزار بنانا اور روئی کا کاتنا اور پھر اوس سے کپڑا بنانا چنانچہ اتنے عمل تو ضروری لابدی ہین ۔ اسیطرح محنت سے ایک ایک فرد انسان کو یا ایک قوم کو دولت و حشمت حاصل ہوتی ہے ۔ جاننا ضرور ہے کہ اگر کسی آدمی کی یہہ تمنا ہو کہ اچھے کھانا یا کپڑا یا اور کوئی چیز مفید حسب دلخواہ ملے تو اوسے لازم ہے کہ ان چیزون کے حاصل کرنے مین شریک محنت ہو ۔ باستثنا اوسکے کہ جو بسبب ضعیف الطبع ہونے کے قابل محنت نہو یا خود اپنی کمائی یا ارث سے ایسا دولتمند ہو کہ

اوسے اور کمانے کی حاجت نہو چنانچہ سنہ ۱۸۶۴ع کا مذکور ہے
کہ جب باشندگان دیہات بسبب قحط سالی کے مرنے لگے
تب سرکار نے یہہ تجویز فرمائی کہ جو آدمی قابل محنت ہین
وہ سڑک اور نہر کے کام مین مصروف ہون اور کچھہ آٹا
بطور مزدوری اونکو ملا کرے اور جو بسبب ضعف جسمانی کے
قابل محنت نہون اونکو مفت خوراک دیجاوے ۔

جو آدمی محنت اور تحصیل علم سے اپنی ترقی کرنا
نہین جانتے اور جنگل مین بیچ سیر و شکار کے مصروف
رہتے ہین اونکو جنگلی آدمی کہتے ہین چنانچہ باشندگان
امریکہ اور کافرستان اور اصلی باشندگان اسٹریلیا کا
یہہ ہی حال ہے اور اونکا طریقہ گذر اوقات نہایت خوار و
ذلیل ہے کیونکہ اونکی خوراک بدمزہ پوشاک بدزیب قحط
سالی ہین اونکو بجز بھوکے مرجانے کے کچھہ علاج نہین ۔
جنگلی آدمیون کے ملک مین شاذ و نادر تخمیناً فی میل مربع
ایک آدمی کی آبادی ملیگی ۔ برخلاف اسکے جو لوگ
محنتی ہوتے ہین اونکا حال انسے بدرجہا بہتر ہے کیونکہ وے
مویشی رکھتے ہین زراعت کرتے ہین اپنی سکونت کے

سے لیئے عمارتین بناتے ہین تجارت اور دادوستد کرتے ہین
خلاصہ یہہ ہے کہ یہہ لوگ بہ نسبت جنگلی آدمیون کے آسودہ
حال رہتے ہین — الغرض انسان جسقدر محنت کرتا ہے
اوسیقدر آسایش ملتی ہے — چنانچہ انگلستان والے
جرمن والے سویزرلینڈ والے اور فرانس اور ہالینڈ کے
رہنے والے جو سب قومون سے زیادہ محنت کش ہین
اسی لیئے سب لوگون سے اچھی طرح علی العموم آسودہ
حال رہتے ہین — انکے ملکون مین فی میل ایک سو سے لیکر
تین سو تک آدمیون کی آبادی ہے — اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ جہان کے لوگ بڑے محنتی ہوتے ہین وہان
آدمیون کی بہ نسبت اوس ملک کے جہان کے لوگ جفاکش
نہین ہوتے کثرت ہوتی ہے اور بہت خوش حال بھی رہتے
ہین — جیسے حال ترقی اور بہبودی قومون کا بوجہ محنت کے
مذکور ہوا اوسیطرح حال ہر ایک آدمی کا بھی قابل بیان ہے
کیونکہ جو آدمی محنت مزدوری نہین کرتا یا اپنے
کسی ہم جنس کی امداد نہین کرتا اوسکے تکلیف مین دن
کٹتے ہین لیکن محنتی آدمی کو کچھہ نہ کچھہ معاش اور راحت

ملجاتي ہے — علی العموم جسقدر آدمي محنتي اور دیانت دار ہونگے اوسيقدر اپنے کاروبار مین خوش اقبال ہونگے اور جو کاہل و بد دیانت ہونگے ویسے ہي کم بخت ہونگے — جب مشیئت الہي مقتضي اسکے ہوئي تھي کہ تمام اچھي چیزین آدمي کو محنت سے دستیاب ہون تو یہہ بھي مقرر فرمادیا تھا کہ محنت بھي انسان کے لیئے بذاتہ مفید اور موجب فرحت ہو — چونکہ بغیر پانے فرحت کے کوئي آدمي تندرست نہین رہ سکتا اسلیئے لازم ہے کہ کوئي شغل ذہني یا جسماني ہم کیا کرین — اور یہہ غرض اس بیان سے نہین ہے کہ تفریح طبع کے واسطے کوئي وقت باقي نرہے بلکہ برخلاف اسکے تھوڑا بہت استراحت کا بھي کرنا ضرور ہے کیونکہ کسي کام مین بشدت مصروف رہنے سے طاقت جسماني زایل ہوجاتي ہے اور بیماري پیدا ہوجاتي ہے +

## مثال نمبر ۳

### قصہ ایک کسان کا اور اوسکے لڑکون کا

ایک کسان کي بوقت مرگ یہہ خواہش تھي کہ اوسکے لڑکے کاروبار زراعت مین جسمین اوسکي تمام عمر بسر

ہوگئی تھی مصروف رہین چنانچہ اونکو بلاکر کہنے لگا کہ اے بیٹو یہہ مجھے یہہ کھیت اور انگورون کا باغ بطور میراث پہنچا ہے اوسکے لیئے تمکو وصیت کرتا ہون اوسے اچھی طرح اپنے تصرف مین رکھنا کیونکہ جو خزانہ میرے پاس ہے وہ اوسی زمین مین کہین نہ کہین دو بالشت نیچے گڑا ہوا ہے — لیکن چونکہ اونکو اس بات کا یقین ہوگیا تھا اسلیئے اپنے باپ کے مرتے ہی بے تکان محنت بڑی توجہ سے تمام زمین کھیت اور انگورون کے باغ کی کھود ڈالی — انجام کو انھین کچھہ خزانہ تو وہان نہین ملا مگر زمین کے اس قدر کھودنے اور تردد کرنے سے یہہ فائدہ معلوم ہوا کہ وہ زمین ازحد قابل پیدایش فصل اور زرخیز ہوگئی — اور یہہ ثابت ہوگیا کہ محنت ہی دراصل خزانہ دولت ہے ؞

## مثال نمبر ۴

### تذکرہ حالات بنجمن فرنکلن

شہر بوسٹن مین جو شمالی امریکہ مین ہے بنجمن فرنکلن نامی ایک غریب بتی ساز کا لڑکا تھا اوسکے باپ نے اوسے چھاپہ کا کام سکھایا تھا — اوسے پڑھنے کا بڑا

شوق تھا جو روپیہ بچا تا کتابون کی خریداری مین صرف کیا کرتا کار بار مین غفلت سے مجتنب رہتا اور نہایت کفایت شعاری اور حفظ اوقات سے زندگی بسر کرتا ـ جب سترہ برس کا ہوا تب فلیڈلفیا کو جو شمالی امریکہ کا دوسرا شہر ہے چلا گیا وہان تھوڑے عرصہ تک کیمر نامی چھاپہ والے کے ساتھہ کام کرتا رہا ـ اس عرصہ مین اپنی محنت اور از خود ترقی کرنے استعداد سے انشا پردازی مین خوب واقف کار ہو گیا اتفاقاً ایک روز اوسکے ہاتھہ کا لکھا کوئی خط اوس صوبہ کے گورنر کی نظر سے گذرا اوسے دیکھکر وہ بہت خوش ہوا اور فرنکلن کو تلاش کر کے اپنے گھر بلایا ـ یہہ جوان چند روز کے بعد بنظر کرنے اپنی ترقی کے لنڈن کو چلا گیا اور تھوڑے دنون تک وہان چھاپنے والون کے ساتھہ کام کرتا رہا جس جگہہ کارخانہ مین اور کاریگر تو اپنی اوقات فرصت اور تعطیل مین شراب پی پی کر اپنا دماغ مکدر کرتے تھے وہان یہہ نیک نہاد پرہیزگار قلیل الغذا تندرست رہتا تھا اور تنخواہ مین سے اپنی کچھہ روپیہ پس انداز کیا کرتا تھا ـ

چنانچہ پنسٹھ برس کی عمر مین خوب ترقی کرکے پھر شہر فلیڈلفیا کو مراجعت کی اور چند روز کے بعد وہان کیمر کے ساتھہ شریک ہوگیا۔ بنجمن اس درجہ کا جفاکش تھا کہ سوا سرکار بار روزمرہ کے ایک دو ورقہ چھاپہ کا خود اپنے ہاتھہ سے طیار کر لیتا تھا۔ اور اوسکے ہم سایہ بھی اوسے محنت کش دیانت دار راست باز خوشخصال دیکھکر کام دیا کرتے تھے حتی کہ وہ رفتہ رفتہ مرفہ الحال ہوگیا۔ اسی زمانہ مین اوسنے ایک اخبار جسمین نہایت عمدہ مضامین تہذیب اور عبرت آموز مندرج ہوتے تھے جاری کیا اور یہہ اخبار بہت دور دور تک مشہور ہوگیا اور اس سے بہت سا انتفاع اوسکو حاصل ہوا۔ باوجود اس مرفہ الحالی کے وہ سادی پوشاک پہنا کرتا اور کفایت شعاری سے چلا کرتا تھا بلکہ بعض اوقات اوس ایک پہیہ کی گاڑی کو جسے ہاتھہ سے آدمی چلاتے ہین اون کاغذون سے بھرے ہوئی جنکو وہ مطبع کے لئے خرید تا تھا اپنے آپ کھینچا کرتا تھا۔ بعد اسکے اوسنے کاغذ فروشی کی دوکان کرلی اور ایک کتب خانہ کھولا۔ اور ایک

تقویم جسمین انواع انواع اور اقسام اقسام کے نصایح کا ذکر تھا بنام نہاد (غریب رچارڈ) کے تصنیف کی ــ لیکن باوجود اہتمام ان سب امور کے اپنی ترقی علوم مین بہت سا وقت صرف کیا کرتا تھا ــ چنانچہ تیس۳۰ برس کی عمر مین ایسا عالی رتبہ اپنے شہر کے لوگون مین ہوگیا کہ مجلس قومی کا سکرتری مقرر ہوا اور دوسرے سال ڈپٹی پوسٹ ماسٹر ہوگیا ــ علاوہ اسکے اوسنے باین خیال کہ جو رسائی ذہن اور لیاقت اللہ جل شانہ نے مجھے عنایت کی ہے اُس سے کچھہ فایدہ خلق اللہ کو پہنچایا جاوے تو مناسب ہے اسلئے اوسنے ایک مجلس واسطے اشاعت علم حکمت و دیگر علوم کے مقرر کی ــ اور ایک مدرسہ عالی واسطے تعلیم لڑکون کے جاری کیا ــ اور ایک جماعت بیمہ کرنے والون آتش زدگی کی مقرر کی ــ الحاصل جتنے سر رشتے صوبہ فلیڈلفیا مین قایم کیئے گئے تھے اکثر اسیکے ذریعہ سے منتظم رہتے تھے ؞

بعد اسکے تحقیقات علم طبعیات کی طرف متوجہ ہوا چنانچہ ۱۷۵۲ء مین پتنگ کے ذریعہ سے اوسنے بجلی بادل کی گرج مین سے نیچے اوتاری ــ اور جس سے ابتداءً اوسنے یہہ ثابت

کہا کہ بجلی اور مادہ سیال کہربائی ایک ہی چیز ہے – اِس
اختراع سے فلیڈیلفیا کے اہل مطبع کا نام تمام یورپ
مین مشہور ہوگیا – جس زمانہ مین کہ وہ سال خوردہ
ہوگیا تھا اوسوقت امریکہ کے صوبون مین اور اوسکے اصلی
باشندون کے وطن (یعنے انگلستان) مین لڑائی ہورہی
تھی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ امریکا کے صوبے خودسر ہوگئے –
اِس لڑائی مین فرنکلن ایک بڑا کارپرداز تھا – اور چند
سال تک باشندگان اصلی امریکا کی طرف سے سفیر ہوکر
بادشاہ فرانس کے دربار مین حاضر رہا – وہان اوسے
یہہ فقرہ کتاب مقدس کا یاد آیا جسے اوسکا باپ مکرر
پڑھا کرتا تھا (جو آدمی اپنے کار متعلقہ مین چالاک ہی دیکھو گے
کہ وہ دربار مین بادشاہون کے ضرور کھڑا ہوگا) ظاہر ہے کہ
اگلے زمانہ مین مشرقی ملکون مین کہ ابتک جہان یہہ دستور
تھا کہ بادشاہون کے دربار مین کھڑا ہونا اعزاز کی نشانی
متصور ہوتی تھی جیسا کہ یورپ مین بالفعل دربار مین بیٹھنا
زیادہ عزت کی نشانی سمجھی جاتی ہے – خلاصہ یہہ ہے
اگرچہ فرنکلن ایک غریب آدمی کا بیٹا تھا لیکن تاہم اوسنے

بڑي دولت اور عزت کے ساتھہ جو اکثر لوگون کو میسر
نہین ہوتي اپني زندگي بسر کي — جب ایک آدمي دنیا
مین اچھے اچھے نمود کے کام کرجاے تو بالطبع اور لوگون
کو چاھیئے کہ اون وجوہ کو دریافت کرین کہ جنکے سبب
یہہ مرتبہ اوسے ملا ھے — اگر اس امر کي تحقیقات فرنکلن
کے مقدمہ مین کیجاے تو اسکا جواب شافي خود اوسکے
نوشتون مین سے اس طرح ملتا ھے — جیسا کہ وہ
اپني کتابون مین لکھتا ھے — کہ راستہ دولت ایسا
کشادہ ھے جیسا بازار کا راستہ — اور وہ صرف
دو باتون پر موقوف ھے ایک محنت دویم کفایت
شعاري — یعنے وقت اور دولت کو ضایع مت کرو
اور دونون کو اچھي طرح استعمال کرو — بغیر محنت
اور کفایت شعاري کے کوئي کام نہین ہوسکتا اور کون
کام ھے کہ جو انکي بدولت نہین ہوسکتا ✚

بعد از محنت اور کفایت شعاري کے کوئي چیز
نوجوان کے لیئے اتني مفید ترقي نہین ھے جس قدر کہ
مستعدي اور دیانت داري تمام معاملات مین اوسکے

کام آتی ہے — چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ محنت بنیاد
خوش اقبالی ہے — اور اللہ تعالی نے سب چیزیں
محنت کو عنایت کین ہین — جب تمکو کوئی کام دیا جاوے
تو اوسکو اوسی روز انجام کرلو کیونکہ کیا معلوم ہے
کہ کل کے دن کیا مزاحمت پیش آئے — فرض کرو
کہ تم ایک مالک کے نوکر ہو تو کتنی شرم کی جگہہ ہے
کہ وہ تمکو بیکار بیٹھا ہوا دیکھہ لے — تو کہو کتنی شرم
کی بات ہے کہ جب تم خود اپنے آپ کو بیکار بیٹھا
ہوا دیکھو فقط

# نمبر ۱۱

## اپنا کام آپ کرنے اور خود گذر کرنیکے بیان مین

ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منشا حضرت آفریدگار بوقت آفرینش یہہ تھا ۔ کہ ہر ایک انسان اون وسائل سے جو اللہ تعالی نے اوسکی ذات مین پیدا کیئے ہین اس دنیا مین اپنی آپ گذر اوقات اور ترقی کرے ۔ اسلیئے ہمکو اور ونکا روٹی یا کپڑے یا کسی اور شئے مطلوب کے لیئے سہارا تکنا بیجا ہے ۔ اور ہمکو حکم ہوا ہے کہ محنت کرین جس سے یہہ سب چیزین میسر آسکتی ہین ۔ بلاشک ہر ایک آدمی کی معاش اور اسباب راحت اسی طرح عطا ہوئے ہین اور کوئی انتظام انکا اس سے بہتر نہین ہوا ہے ۔ اسلیئے نوجوانون کو یہہ امر ضروری قابل لحاظ ہے کہ وے ابتداے عمر سے اپنے تئین اس امر کا عادی کرین کہ نہایت کم اپنی ضرورت کے لیئے غیر کا بھروسا کرین چنانچہ نوجوانون کو لازم ہے کہ یے باتین سیکھ لین یعنے اپنی پوشاک آپ پہنا کرین اور اپنا کھانا

اپنے ہاتھ سے آپ کھایا کرین اور منتظر اسکے نہ ہا کرین کہ اونکے مان باپ یا اونکے نوکر ہمیشہ ہے کام اونکے کیا کرین اور نیز مناسب ہے کہ پڑھنا لکھنا حساب کرنا جلد سیکھ لین اور اپنے دل کو علم سے معمور کرین تاکہ زمانہ مین نکل کر اپنی روٹی کے کمانے کے لایق ہو جاوین — اگر ضرورت معلوم ہو تو کسی وقت خاص مین مستعد ہو کر کسی ہنر یا تجارت یا کسی حرفہ کو سیکھ لین تاکہ آیندہ کام آوے

جو آدمی کہ اکثر اپنا کام آپ کیا کرتے ہین اور اپنے ہی سعی و تردد سے اپنی معاش پیدا کرتے ہین تو لا کلام غیر آدمی اونکو ضرور عزیز جانینگے اور اونکی عزت کرینگے ✣

اون لوگون کے لیئے واقعی بڑی شرم کی بات ہے کہ جنکو خدا نے ہاتھ محنت کے لیئے دل خوض و فکر کے لیئے عطا فرمایا اور وے کاہل اور مجہول پڑے ہوئے اون لوگون کا جو کام مین اپنے مصروف ہین واسطے حصول اپنی مرغوب الطبع چیزون کے مونہہ تکا کرین جن چیزون کو کہ وہ خود ہی اپنی محنت سے اگر کوشش کرتے

تو حاصل کر لیتے الحاصل ہمکو اپنے کام مین غیرون کا محتاج رہنا نچاہیئے کس لیئے کہ نہایت کم غیر آدمی سے اپنا کام اوسطرح انصرام پانا ممکن ہے جیسا کہ ہم خود اوسکو انصرام دیتے ❊ بلکہ بسا اوقات غیر آدمی سے اچھا اور برا انصرام ہونا امر دیگر خود کام ہی نہین ہو سکتا ہے ❊

اسلیئے ہرگز ہمکو زیبا نہین ہے کہ جس کام کو ہم خود کر سکتے ہون اوسکو غیر سے تعمیل کرائین ❊

اسی لیئے عقلمندون کا مقولہ ہے کہ

آپ کاج مہا کاج

## مثال نمبر ۵

در باب اپنا کام آپ کرنے کے

نقل ہرکیولس اور گاڑی بان کی

کوئی گنوار اپنی گاڑی ایک کوچہ مین جہان بہت سی کیچڑ ہو رہی تھی ہانکے لیئے جاتا تھا ۔ چنانچہ اوسکے پہیئے کیچڑ مین ایسے پھنس گئے کہ بیل اوسکے کھینچنے سے عاجز ہو گئے ۔ یہہ ماجرا دیکھکر گاڑی بان واویلا کرنے لگا اور بڑی منت سے ہرکیولس کو (جسے اگلے زمانے کے

اہل یونان قوت کا دیوتا تصور کرتے تھے) اپنی امداد کے لیئے بلانے لگا - ہرکولس نے آسمان پر یہہ جواب دیا - اوکھین کاہل آدمی کی طرح تو کیون لوٹ رہا ہے اوٹھہ اور بیلون کو دلاسا دے اور پہیا مار اور جو تو یہہ نکریگا تو ہم تیری مدد نکرینگے تب لاچار گاڑی بان نے بموجب حکم تعمیل کی اور اپنی ہی محنت سے اوسنے مشکل سے نجات پائی +

## مثال نمبر ۶

### درباب اپنا کام آپ کرنے کے

### نقل چکادک اور ناج کے پکے کھیت کی

ایک چکادک مع اپنے بچون کے ناج کے ایک پکے ہوئے کھیت مین رہتی تھی — اور جب اپنے بچون کے لیئے کھانا لانے کو باہر جایا کرتی تو اونسے کہہ جاتی کہ خبردار جو ماجرا میرے پیچھے ہوا کرے اوسکی خبر رکھا کرنا جب چکادک شام کو اپنے گھر آئی تو بچون نے کہا کہ ماں کسان تمھارے پیچھے یہان آیا تھا اور اپنے کھیت کاٹنے کے لیئے ہمسایون سے کہتا تھا - چکادک بولی اچھا ابھی کچھہ مقام اندیشہ نہین ہے — دوسرے دن جب چکادک گھر آئی تو بچے بولے ماں

آج بھي کل کا ہي سا ماجرا گذرا اسے وہ بولي بہت اچھا ابھي تمکو محل تردد نہين ہے — اور تيسرے روز پھر صبح کو بلا تردد خوراک کي تلاش مين چلي گئي ليکن جب شام کو گھر آئي تو بچے بولے کہ ہان کل کسان اور اوسکا لڑکا خود کھيت کاٹنے کو آويگا بمجرد سننے اِس خبر کے چکاوک بولي ہان اب جاے تردد ہے کيونکہ جب تک کسان اپنے ہمسايون اور دوستون کي مدد اپنے کام مين چاہتا تھا تب تک اوسکي طرف سے مجھے خيال بھي نہ تھا ليکن جب وہ خود کہہ چکا ہے کہ مين اپنے کھيت کو آپ کاٹونگا تو ضرور يہہ بات ظہور مين آويگي ●

---

## نمبر ۱۲

### اوسان

اپنے تئين محل خطر مين عمداً ڈالنا حماقت ليکن اگر اتفاق سے کوئي خطرہ پيش آجاے تو چاہيئے کہ جرأت کرکے استقلال اور اطمينان سے اوسے دفع کرے — کيونکہ کيسے ہي ہم محتاط ہون ليکن يہہ ممکن نہين ہے کہ کبھي نہ کبھي اپني زندگي مين کوئي خطرہ پيش نہ آوے — چنانچہ ممکن ہے کہ ہمارے کپڑون مين يا جس گھر مين کہ ہم رہتے ہين

آگ ہی لگجاوے — یا ہم پانی ہی مین گر پڑین یا جس گاڑی مین
کہ ہم سوار ہون اوسکا گھوڑا ہی ہاتھی وغیرہ سے بھڑک کر گاڑی لے بھاگے
چنانچہ ایسے سانحون مین بہت سے ہمارے لوگون نے چوٹین کھائین ہین
بلکہ جانین جاتی رہی ہین — لیکن اگر ہم ایسے موقعون پر اوسان
اور احتیاط سے وہ فکر انسب کرین جسسے اپنے آپکو محفوظ کرسکین تو ضرور
نقصان بالضرور ہمکو کم پہنچیگا — حالت خوف مین بعض آدمیون کے
تو دہشت کیما کر ایسے اوسان خطا ہو جاتے ہین کہ اونسے اپنی حفاظت
اور خلاصی کے لئے کچھہ نہین ہوسکتا اور اسی وجہ سے وہ خطرہ اسقدر
عظیم ہوجاتا ہے کہ جسسے اونکو صدمہ عظیم پہنچتا ہے یا مارے جاتے
ہین اور ایسے وقت مین وہ آدمی جنکے اوسان بجا رہتے ہین ممکن ہے
کہ اوس سے بچ جاتے — تمام مقامات خطر مین اصل اصول یہہ ہے
کہ اوسان بجا رکھے — بلکہ ایسے اوقات مین مناسب ہے کہ اپنے
تئین ایسا مستقل اور ہوشیار رکھے کہ واسطے دفع اوس مضرت کے
تمام تدبیرین کرسکے — اسی جوہر کا نام اوسان یا استقلال ہے اور
یہی جوہر ہمیشہ قابل تحسین ہے — اسلیئے جب کسی آدمی کے کپڑے
مین آگ لگجاوے تو اوسے اور لوگون سے مدد لینے کے لیئے ادھر اودھر
بھاگنا نچاہیئے کیونکہ جب وہ کھڑا ہوگا یا بھاگیگا تو اوسکے کپڑے بہت

جلد بھک جاوینگے اور بدن جلجاویگا — بلکہ بہتر اسکے یہہ ہے کہ
زمین پر لیٹ جاے اور خوب لوٹتا پھرے کسلیئے کہ اس عمل سے آگ
جلدی سے نہ بھڑکیگی — اگر اسیطرح ممکن ہو تو دری یا کسی بھاری
اونی لحاف کو اپنے بدن پر خوب لپیٹ لے اس عمل سے فی الفور اکثر
شعلے ٹھنڈے ہوجاتے ہین — جب گھر مین آگ لگجاوے اور دھوان
سب مین بھر جاوے تو کھڑے کھڑے وہان چلنا نامناسب ہے کیونکہ
اسمین دھوئین سے گھٹ کر صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے بلکہ یہہ بہتر ہے
کہ ہاتھون اور گھٹنون کے بل چلے کیونکہ ہواے خالص اوسوقت مین
سطح زمین کے نہایت متصل ہوتی ہے — اور علی ہذا اگر کوئی آدمی جسے
تیرنا نہ آتا ہو پانی مین گر پڑے تو اوسے پانی مین ہاتھ پاؤن مارنا
نامناسب ہے کسلیئے کہ اس صورت مین جلد ڈوب جاویگا بلکہ اوسے
لازم ہے کہ بے حرکت ہوکر اپنا دم روکے رہے جس سے بالضرور جسم
اوسکا پانی سے زیادہ سبک ہوکر سطح آب پر تیر آویگا اور اگر کوئی
بڑی حرکت اپنے جسم کو نہ دیگا تو تیرتا رہیگا +

اور اسیطرح اگر کوئی آدمی کسی ہلکی گاڑی مین سوار ہو اور گھوڑا
اوسکا بھڑک کر گاڑی لے بھاگے تو مناسب نہین ہے کہ اپنے آپکو فوراً
اوسمین سے گرا دے بلکہ ایسی صورت مین مناسب ہے کہ حتے الوسع

ادسان سے اتنی دیر اوسمین بیٹھکر یہہ سوچ لے کہ کونسی اب تدبیر کرنا مناسب ہے اگر گھوڑا اس صورت مین بھاگتے بھاگتے ٹھہر جاے تو خیر کوئی نقصان کسیطرح کا نہ پہنچیگا - اور اگر بنظر احتیاط یہہ معلوم ہو جاسے کہ اس گاڑی مین سے اوترنا ہی بہتر ہے تو پیچھے سے خوب احتیاط کرکے اوتر پڑے - یہہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ جب کوئی گاڑی مین سوار جاتا ہے تو اوسمین بھی ایک کشش رفتار محاذی چلنے کی بھر جاتی ہے جسکو وہ خود دفع نہین کرسکتا اسلیئے مناسب ہے کہ بوقت جدا ہونے کے چلتی ہوئی گاڑی مین سے اوس راستہ کی طرف مقابل اوترے جس راہ سے کہ گاڑی چلی جاتی ہے - اس عمل سے وہ زمین پر لڑکنے سے محفوظ رہیگا - چنانچہ اسکی تائید مین اکبر اور بیربل کی نقل بیان کیجاتی ہے - ایکدن اکبر بادشاہ نے بیربل اپنے وزیر سے پوچھا کہ لڑائی کے وقت کیا کام آتا ہے اوسنے عرض کیا کہ جہان پناہ اوسان بادشاہ نے کہا کہ ہتیار اور زور کا نام کیون نہین لیتا بیربل نے کہا کہ جہان پناہ اگر اوسان خطا ہو جاوے تو ہتیار اور زور کس کام آوے فقط

~~۲۸۲۱~~
۵۴۹۷